

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي

Let's Enlighten Ourselves with the Qur'an

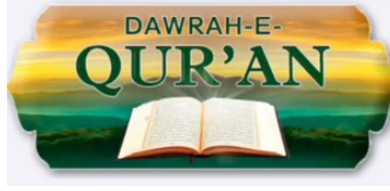
DAWRAH-E- QUR'AN



DR. FARHAT HASHMI

Juz 3

**Mindmaps, Summary
&
Action Points**



پارہ: 3

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمد و ثنا

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ، لَهُ الْحَمْدُ كُلُّهُ وَإِلَيْهِ
يَرْجِعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَى مِنْهُ إِلَّا إِلَيْهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِهِ
ہر قسم کی حمد اللہ کے لیے ہے، اس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے، اور وہ پناہ دیتا ہے اور اس کے خلاف کوئی
کسی کو پناہ نہیں دے سکتا، اسی کے لیے ہر قسم کی حمد ہے، اور تمام معاملات اسی کی طرف لوٹتے ہیں، اللہ سے پناہ کی
کوئی جگہ نہیں ہے اور کوئی نجات نہیں ہے مگر اسی کی بارگاہ میں لوٹ کر جانے میں، گناہ سے بچنے کے لیے کوئی
طاقت نہیں ہے اور کسی نیکی کو کرنے کی کوئی قوت نہیں ہے مگر اللہ ہی کی توفیق کے ساتھ۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللَّهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمْ الْبَيِّنَاتُ وَلَكِنْ اخْتَلَفُوا فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ وَمِنْهُمْ مَنْ كَفَرَ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتَتَلُوا وَلَكِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ (253)

یہ رسول، ان میں سے بعض کو ہم نے بعض پر فضیلت عطا کی ہے، ان میں سے بعض وہ ہیں جن سے اللہ نے کلام کیا اور ان میں سے بعض کو درجات میں بلندی عطا کی اور ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو واضح نشانیاں عطا کیں اور روح القدس سے اس کی تائید کی، اور اگر اللہ چاہتا تو وہ لوگ جو ان کے بعد آئے واضح نشانیاں آجانے کے بعد باہم نہ لڑتے لیکن انہوں نے اختلاف کیا، پھر ان میں سے کچھ تو ایمان لے آئے اور ان میں سے کچھ نے کفر کیا اور اگر اللہ چاہتا تو وہ باہم نہ لڑتے، لیکن اللہ کرتا ہے جو وہ چاہتا ہے۔

تِلْكَ الرُّسُلُ

اس سے وہ رسول مراد ہیں جن کا اس سورت میں ذکر آیا ہے

انبیاء کے مختلف درجات ہیں

نبی ﷺ انبیاء کے سردار

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن میں آدم کی اولاد کا سردار ہوں گا اور سب سے پہلے میری قبر کھلے گی اور سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی۔ [صحیح مسلم: 6079]

یونس علیہ السلام کی فضیلت

نبی ﷺ نے فرمایا کسی بھی بندے کے لئے یہ کہنا جائز نہیں کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔

ابراہیم علیہ السلام کی فضیلت

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس نے عرض کیا یا خیر البریۃ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ (255)

اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ ہے، سب کو قائم رکھنے والا ہے، نہ اسے اونگھ آتی ہے اور نہ نیند، آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اسی کا ہے، کون ہے جو اس کے اذن کے بغیر اس کے ہاں سفارش کر سکے۔ وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیر رکھا ہے اور ان دونوں کی حفاظت اس کو تھکاتی نہیں اور وہ بلند تر، بہت بڑا ہے۔

قرآن کریم کی سب سے عظیم آیت

جنت میں لے جانے والی آیت

اس آیت میں توحید کے بارہ دلائل

اللہ کے اسماء و صفات پر مشتمل واحد عظیم آیت

• یہ آیت اللہ کے پانچ ناموں پر مشتمل ہے اور یہ رب تبارک و تعالیٰ کی بیس سے زائد صفات پر مشتمل ہے۔

اللہ کے پانچ نام:

• الْعَظِيمُ

• الْعَلِيُّ

• الْقَيُّومُ

• الْحَيُّ

• اللَّهُ

لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ
فَقَدْ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (256)

دین میں کوئی جبر نہیں، یقیناً ہدایت گمراہی سے الگ ہو چکی ہے، تو جو کوئی طاغوت کا انکار کرتا ہے
اور اللہ پر ایمان رکھتا ہے تو یقیناً اس نے ایک مضبوط کڑا تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں اور اللہ
خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔

طاغوت

ہر وہ سرکش قوت جو حق کی راہ میں رُکاوٹ بنے

• طاغوت ہر وہ چیز ہے جو اللہ پر سرکشی کرے اور اللہ کو چھوڑ کر اسکی
عبادت کی جائے خواہ جس کی بندگی کی جائے وہ انسان ہو یا شیطان، بت
ہو یا تصویر ہو۔

طاغوت کی نفی کے بغیر ایمان مکمل نہیں

• پس جو اللہ پر ایمان لائے اور طاغوت کا انکار نہ کرے تو وہ
مومن نہیں ہو سکتا

اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا
أُولَئَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ أُولَئِكَ أَصْحَابُ
النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (257)

اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے، وہ انہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال لاتا
ہے اور وہ جنہوں نے کفر کا رویہ اختیار کیا ان کے دوست طاغوت ہیں وہ انہیں روشنی سے
اندھیروں کی طرف نکال لے جاتے ہیں، یہی لوگ آگ کے ساتھی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہنے
والے ہیں۔

اللہ کا نام الولی

مددگار

دوست

ان تین اندھیروں کے مقابلے میں تین نور

تین بڑے اندھیرے

علم کا نور

ایمان کا نور

استقامت کا نور

جہالت

کفر

نافرمانی

قرآن اندھیروں سے روشنی کی طرف لے جانے والی کتاب

نبی ﷺ نے فرمایا: تلاوت قرآن کو اپنے لیے ضروری سمجھو کیونکہ یہ تمہارے لیے
زمین پر نور کا سبب ہوگا اور آسمان میں تمہارے لیے ذخیرہ ہوگا۔

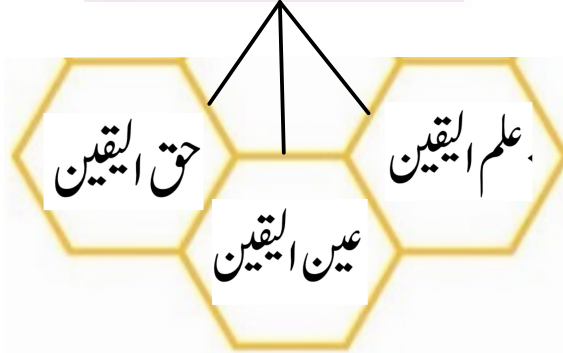
وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ أُولَٰئِكَ ثُبُورٌ وَلَٰكِنْ لِّيُطَمِّنَ قَلْبِي قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلَىٰ كُلِّ جَبَلٍ مِنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا وَاعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (260)

اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ابراہیم نے کہا اے میرے رب! مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرے گا۔ فرمایا کیا بھلا تم ایمان نہیں رکھتے؟ اس نے کہا کیوں نہیں لیکن (اس لیے) تاکہ میرا دل مطمئن ہو جائے۔ فرمایا تم چار پرندے لے لو پھر انہیں اپنے سے مانوس کر لو پھر (ان کو ذبح کر کے) ہر پہاڑ پر ان کا ایک حصہ رکھ دو پھر انہیں بلاؤ وہ سب تمہارے پاس دوڑتے ہوئے آجائیں گے اور جان لو کہ بے شک اللہ بہت زبردست ہے، خوب حکمت والا ہے۔

عین الیقین کا مرتبہ حاصل کرنے کی خواہش

ابراہیمؑ نے علم الیقین کے بعد عین الیقین کا مرتبہ حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا

یقین کے تین درجات



دانا و بینا



غالب

• حکمت والا اور ہر بہتر چیز کو سب سے بہتر انداز میں سمجھنے والا۔ اس کی ذات اور صفات بے مثل ہیں، جس کی پوری معرفت بھی اس کے سوا کسی کو نہیں

• وہ ہر چیز پر غالب ہے۔ حتیٰ کہ ہر عزت اور غلبہ والا اس کی عزت کے سامنے ذلیل ہے کیونکہ اصل عزت بمعنی غلبہ اور سختی کے ہے

مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ
سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (261)

جو لوگ اپنے مال اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں ان (کے خرچ) کی مثال ایک دانے کی طرح
ہے جس نے سات بالیاں اگائیں (جس کی) ہر بالی میں سودا نے ہوں اور اللہ جس کے لیے چاہتا ہے
(اور بھی زیادہ) بڑھا دیتا ہے اور اللہ وسعت والا، خوب جاننے والا ہے۔

اسلام کے ہر کام میں خرچ کرنا فی سبیل اللہ خرچ کرنا ہے

اللہ کے راستے میں خرچ کا سات سو گنا اجر ملنا

جیسی چیز خرچ کرنا ویسی ہی قیامت کے دن سات سو گنا ملنا

ہر نیکی کا اجر دس گنا سے سات سو گنا

رسول اللہ ﷺ اپنے رب تبارک و تعالیٰ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ نے نیکیاں اور
برائیاں لکھیں پھر ان کو بیان فرمایا۔ پس جس نے کسی نیکی کا ارادہ کیا لیکن اس پر عمل نہ کر سکا تو اللہ نے اس کے لیے
اپنے پاس ایک مکمل نیکی (کا بدلہ) لکھا اور اگر اس نے ارادہ کے بعد اس پر عمل بھی کر لیا تو اللہ نے اس کے لیے اپنے
پاس دس نیکیوں سے لے کر سات سو تک بلکہ اس سے بھی زیادہ لکھا۔
• اور جس نے کسی برائی کا ارادہ کیا اور پھر اس پر عمل نہیں کیا تو اللہ نے اس کے لیے اپنے پاس ایک مکمل نیکی لکھی۔
اور اگر اس نے ارادہ کے بعد اس پر عمل بھی کر لیا تو اللہ نے اس کے لیے ایک برائی لکھی۔

الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَا أَنْفَقُوا مَنًّا
وَلَا أَذًى لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

(262)

جو لوگ اپنے مال اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں پھر خرچ کرنے کے بعد نہ احسان
جتاتے ہیں اور نہ ہی اذیت دیتے ہیں، ان کے لیے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور
ان پر نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگیں ہوں گے۔

اللہ کی رضا کے لیے خرچ کرنا/دے کر احسان نہ جتلانا

اللہ کی خاطر خرچ کرنا

کسی کو کچھ دے کر احسان جتلانا کبیرہ گناہ ہے

جنت سے محروم

نبی ﷺ نے فرمایا: احسان جتلانے والا، (ماں باپ کا) نافرمان اور عادی شرابی
جنت میں نہیں جائیں گے۔
[سنن النسائي: 5672]

وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَتَثْبِيتًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ
جَنَّةٍ بَرْبُورَةٍ أَصَابَهَا وَابِلٌ فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ فَإِنْ لَمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطُلٌّ وَاللَّهُ بِمَا
تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (265)

اور جو لوگ اپنے مال اللہ کی رضا مندی چاہنے اور اپنے دلوں کے جماؤ کے ساتھ خرچ کرتے ہیں ان کی
مثال اس باغ کی طرح ہے جو اونچی جگہ پر ہو جس پر تیز بارش برے تو وہ اپنا پھل دگنا لائے، پھر اگر اس پر
تیز بارش نہ بھی برے تو پھوار (ہی کافی ہے) اور جو عمل بھی تم کرتے ہو اللہ اسے خوب دیکھنے والا ہے۔

ریکارڈوں کے مقابلے میں مخلص اہل ایمان کی مثال

• ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ

یعنی جو لوگ محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے خرچ کرتے ہیں اور دل کے
اس اطمینان کے ساتھ خرچ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انھیں اس کا وافر اجر عطا
فرمائے گا اور ان کا عمل ضائع نہیں ہوگا

وَتَثْبِيتًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ

نہ انھیں خرچ کرتے ہوئے کوئی تردد یا پریشانی ہوتی ہے نہ بعد میں کوئی پشیمانی۔

مثال کی وضاحت

• ان کے خرچ کرنے کی مثال اس باغ کی سی ہے جو کسی پر فضا اور بلند مقام پر ہو، اگر اس پر زور
کی بارش ہو تو دوسرے باغوں سے دگنا پھل دے اور اگر زور کی بارش نہ بھی ہو تو ہلکی بارش ہی
کافی رہے۔ یہی حالت مومن کے عمل کی ہے، وہ کسی صورت میں ضائع نہیں ہوگا، بلکہ اللہ
تعالیٰ اسے قبول فرمائے گا اور ہر ایک کو اس کے عمل کے مطابق اجر دے گا۔ (ابن کثیر)

الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُم بِالْفَحْشَاءِ وَاللَّهُ
يَعِدُكُم مَّغْفِرَةً مِنْهُ وَفَضْلًا وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (268)
شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور اللہ تم سے اپنی
بخشش اور فضل کا وعدہ کرتا ہے اور اللہ وسعت والا، خوب جاننے والا ہے۔

شیطان کا فقر کے وسوسے ڈالنا

فحشاء

شر مناک بخل کی ترغیب دیتا اور اس پر
اکساتا رہتا ہے

بے حیائی اور بدکاری کے کام

شیطان کے وسوسے اور اس کے بالمقابل خرچ کرنے
والوں سے اللہ کے وعدے

صدقہ و خیرات تمہارے گناہوں کا کفارہ بھی ہو گا اور
اس پر تمہیں کئی گنا زیادہ اجر بھی ملے گا اور مال میں
برکت بھی ہوگی

خرچ کرنے والوں پر اللہ کا خرچ کرنا

صدقہ مال کو کم نہیں کرتا

آپ ﷺ نے فرمایا:
(مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ)
صدقہ مال کو کچھ بھی کم نہیں کرتا۔“

وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُمْ مِنْ نَذْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ
يَعْلَمُهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ (270)

اور جو کچھ بھی تم نے خرچ کیا ہو یا کوئی نذرمانی ہو تو یقیناً اللہ
اس کو جانتا ہے اور ظالموں کے لیے کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

نذر سے مراد

اپنے آپ پر وہ چیز فرض کر لینا جو فرض نہیں تھی

مثلاً کوئی نفل نماز یا نفل روزہ یا صدقہ یا نفل حج وغیرہ۔

نذر کی دو قسمیں

نذر معلق

شرط کے ساتھ

کسی شرط کے ساتھ نذر مانے کہ اگر میرا
فلاں کام ہو گیا تو میں فلاں نیکی کروں گا،
مثلاً صدقہ یا نوافل وغیرہ

یہ نذر اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں،

کیونکہ اللہ تعالیٰ آدمی کی شرط سے مستغنی ہے، وہ
اس کی وجہ سے اس کی مراد بر نہیں لائے گا۔

نذر مطلق

شرط کے بغیر

صرف اللہ کی رضا کے لیے اپنے آپ پر
کوئی نیکی لازم کر لے، مثلاً یہ کہ میں اللہ
تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے ہمیشہ یا اتنے
دن تہجد پڑھوں گا، یا عمرہ کروں گا۔

یہ نذر اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے

اور اسے پورا کرنا ضروری ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نذر نہ مانا کرو، اس لیے کہ نذر تقدیر میں طے شدہ کاموں
میں کچھ فائدہ نہیں دیتی، صرف اتنا ہوتا ہے کہ بخیل سے مال نکل آتا ہے۔“ [مسلم]

إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ
خَيْرٌ لَّكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُم مِّن سَيِّئَاتِكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ
خَبِيرٌ (271)

اگر تم صدقات کو ظاہر کرو تو کیا ہی اچھا ہے اور اگر تم انہیں چھپاؤ اور انہیں فقراء کو دو
تو وہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے اور (اس کے بدلے) وہ تم سے تمہاری برائیوں کو دور
کر دے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خوب باخبر ہے۔

• فَنِعِمَّا هِيَ

اعلانیہ صدقہ کی ترغیب

بشرطیکہ

ریا سے خالی

خالص نیت

بوجہ

دوسرے اہل خیر کو صدقہ کرنے
کی ترغیب ہوتی ہے

آدمی بخل اور حقوق ادا نہ کرنے
کی تہمت سے بچتا ہے

وَإِنْ تُخْفُوهَا

پوشیدہ صدقہ بھی گواچھا ہے

بوجہ

یہ ریا سے بعید ہوتا ہے

اس سے نفل صدقات مراد ہیں

پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کرنا

• ان دونوں کو اللہ تعالیٰ نے اچھا قرار دیا

لیکن چھپا کر دینے کو بہتر کہا ہے

مخفی صدقہ رب کے غصے کو بجھانے کا ذریعہ

صدقہ قبر کی گرمی دور کرنے کا ذریعہ

چھپ کر صدقہ کرنے کا اجر

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سات طرح کے آدمی ہونگے جن کو اللہ اس دن اپنے سائے میں جگہ دے گا جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی اور سایہ نہ ہوگا (ان میں ایک) وہ شخص جس نے صدقہ کیا مگر اتنے پوشیدہ طور پر کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہوئی کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔
[صحیح البخاری: 660]

اللہ کا نام "الخبیر"

خبردار

• جس سے کوئی چیز بھی پوشیدہ نہ ہو بلکہ ہر حرکت اور سکون، اضطراب و اطمینان الغرض سب کی اس کو خبر ہو۔ علم ہر ظاہر و پوشیدہ چیز کے لیے عام ہے مگر پوشیدہ چیزوں کے جاننے کو "خبرۃ" کہا جاتا ہے اور جاننے والے کو "خبیر"۔

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ
قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهَى فَلَهُ
مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ وَمَنْ عَادَ فَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (275)

وہ لوگ جو سود کھاتے ہیں وہ (قیامت کے دن) کھڑے نہ ہو سکیں گے مگر جیسے وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان نے چھو کر
خبطی بنادیا ہو، یہ اس وجہ سے کہ وہ کہتے ہیں کہ بے شک تجارت بھی سود ہی کی طرح ہے حالانکہ تجارت کو اللہ نے حلال کیا
ہے اور سود کو حرام۔ تو جس کے پاس اس کے رب کی طرف سے کوئی نصیحت آجائے اور وہ باز آجائے تو جو پہلے ہو چکا ہے وہ
اسی کا ہے اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور جو کوئی (سود کی طرف) دوبارہ لوٹ آئے تو یہی لوگ آگ کے ساتھی ہیں، وہ
اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

سود خوروں کے لیے وعید

رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی سود کھانے والے پر، سود دینے والے پر، سود لکھنے والے پر اور
سودی لین دین کے گواہوں پر اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ سب (گناہ میں) برابر ہیں۔“
[مسلم]

شیطان کا آدمی کو نقصان پہنچانا

خصوصاً اس کے دماغ پر حملہ آور ہونا

- چوکے مارنا اور غصہ دلانا
- بہکا کر حیران چھوڑ دینا،
- تکلیف یا بیماری میں مبتلا کر دینا
- بھلا دینا،

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ وَلْيَكْتُبَ بَيْنَكُمْ بِالْعَدْلِ وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ أَنْ يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنْ كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا وَلَا تَسْأَمُوا أَنْ تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَى أَجَلِهِ ذَلِكُمْ أَفْطَسْتُ عِنْدَ اللَّهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَى أَلَّا تَرْتَابُوا إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ وَإِنْ تَفَعَّلُوا فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (282)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم ایک وقت مقرر تک کے لیے آپس میں قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو اور چاہیے کہ لکھنے والا تمہارے درمیان عدل کے ساتھ لکھے اور لکھنے والے کو لکھنے سے انکار نہیں کرنا چاہیے جیسا کہ اللہ نے اسے سکھایا ہے، تو اس کو لکھنا چاہیے۔ اور املا اس شخص کو کروانی چاہیے جس کے ذمہ حق (قرض) ہو اور اسے اللہ سے ڈرنا چاہیے جو اس کا رب ہے اور وہ اس میں کسی بھی چیز کی کمی نہ کرے۔ پھر اگر وہ شخص جس کے ذمہ حق (قرض) ہو وہ نا سمجھ یا کمزور ہو یا املا کروانے کی خود استطاعت نہ رکھتا ہو تو اس کا ولی عدل کے ساتھ املا کروائے اور اپنے مردوں میں سے دو کو گواہ بنالو۔ پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ان گواہوں میں سے جنہیں تم پسند کرتے ہو ایک مرد اور دو عورتیں گواہی دیں کہ (اگر) ان دونوں میں سے ایک (عورت) بھول جائے تو ان میں سے ایک دوسری کو یاد دہانی کرا دے۔ اور گواہ جب (گواہی دینے کے لیے) بلائے جائیں تو وہ انکار نہ کریں۔ اور (قرض) چھوٹا ہو یا بڑا اس کے مقررہ وقت تک کے لیے (اس کی دستاویز) لکھنے میں تم سستی نہ کرو۔ یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف والا ہے اور گواہی دینے کے لیے زیادہ درست ہے اور زیادہ قریب ہے کہ تم (فریقین) شک میں نہ پڑو مگر یہ کہ نقد تجارت ہو جس کا تم آپس میں لین دین کرتے ہو تو تم پر کچھ گناہ نہیں کہ تم اس کو نہ لکھو۔ اور جب تم باہم خرید و فروخت کرو تو (احتیاطاً) گواہ مقرر کر لیا کرو اور (دستاویز) لکھنے والے اور گواہی دینے والے کو نقصان نہ پہنچایا جائے اور اگر تم ایسا کرو گے تو یقیناً یہ تمہاری سخت نافرمانی ہوگی اور اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

آیت دین

قرض کا صحیح طریقہ

گواہ بنالینا

مدت مقرر کر لینا

اسے لکھ لینا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورة آل عمران

الم (1)

الَمْ

آیت: 2

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ (2)

اللہ، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ہمیشہ سے زندہ، سب کو قائم رکھنے والا ہے۔

سورة آل عمران کی فضیلت

الْقَيُّومُ

وہ خود بخود قائم ہے لہذا تمام مخلوقات سے بے پرواہ ہے

• جسموں، روحوں اور دلوں کے تمام معاملات اسی کے ہاتھ میں ہیں

الْحَيُّ

وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، نہ اس کی کوئی ابتدا ہے اور نہ کوئی انتہا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ ازل سے موجود تھا اور اس کے سوا کوئی چیز موجود نہ تھی

ان دونوں کی فضیلت / اسم اعظم

ان دونوں ناموں سے دعا کرنا

غم کے وقت ان دونوں ناموں سے اللہ کو پکارنا

نبی ﷺ پر جب کوئی پریشان کن معاملہ آپڑتا تو یہ دعا کرتے یا حَيُّ یا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ اے زندہ اور اے قائم رہنے والے تیری رحمت کے وسیلے سے فریاد کرتا ہوں

هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ
مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ
وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ
كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ (7)

وہی ہے جس نے آپ پر کتاب نازل کی جس میں محکم (واضح) آیات ہیں جو کتاب کی اصل (بنیاد) ہیں
اور کچھ دوسری متشابہ ہیں۔ پس وہ لوگ جن کے دلوں میں ٹیڑھ ہے وہ اس میں سے فتنے اور (من مانی)
تاویل کی تلاش میں متشابہ آیات کے پیچھے لگ جاتے ہیں حالانکہ ان کا حقیقی مطلب اللہ کے سوا کوئی
نہیں جانتا اور جو علم میں پختہ کار ہیں وہ کہتے ہیں ہم ان پر ایمان لائے، سب کچھ ہمارے رب کی طرف
سے ہے۔ اور نصیحت تو صرف عقل والے ہی حاصل کرتے ہیں۔

محکمات

جن کا مفہوم بالکل واضح اور صریح ہے، ان میں کسی قسم کی
تاویل کی گنجائش نہیں

أُمُّ الْكِتَابِ

بنیاد

اصل

متشابہات

وہ آیات ہیں جو ملتے جلتے کئی معانی کا احتمال رکھتی ہیں، اس لیے ان کا
اصل مرادی معنی سمجھنے میں لوگوں کو اشتباہ ہو جاتا ہے

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ (8)

اے ہمارے رب! ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کر اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما، بے شک تو ہی بہت عطا کرنے والا ہے۔

دین پر دل کی ثابت قدمی کی دعا کرنا

• يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ

اللہ کی رحمت کی اقسام

- ♦ اللہ کی رحمت ایسی ہے جو تمام مخلوق نیک و بد، خوش نصیب اور بد بخت، سب کو عام ہے،
- ♦ پھر اللہ کی ایک اور رحمت ہے جس کے ساتھ اس نے مومنین کو خاص کیا اور وہ ہے ایمان کی رحمت،
- ♦ پھر ایک اور رحمت ہے جس کے ساتھ متقین کو خاص کیا اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو بجالانے کی رحمت،
- ♦ اور اللہ کی ایک ایسی رحمت ہے جس کے ساتھ اس نے اولیاء کو خاص کیا جس بنا پر انہوں نے ولایت کو حاصل کیا،
- ♦ اس کی ایک ایسی رحمت ہے جس کے ساتھ اس نے انبیاء کو خاص کیا جس کی بناء پر وہ نبوت کے درجے تک پہنچ گئے،
- ♦ علم میں را سخنین نے دعا کرتے ہوئے کہا: (وہب لنا من لدنک رحمة) ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا فرما۔

إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ

یقیناً تو ہی بہت بڑی عطا دینے والا ہے

تیرے انعامات و عطیات بے حد وسیع، اور تیرے احسانات بے شمار ہیں
تیری سخاوت سے ہر مخلوق بہرہ ور ہوتی ہے

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ
الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْخَرْثِ ذَلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الْمَاَبِ (14)

لوگوں کے لیے نفسانی خواہشات کی محبت مزین کر دی گئی ہے جیسے عورتیں اور بیٹے اور
سونے اور چاندی کے جمع کیے گئے خزانے اور نشان زدہ گھوڑے اور مویشی جانور اور
کھیتیاں۔ یہ دنیا کی زندگی کا سامان ہے اور اللہ ہی ہے جس کے پاس اچھا ٹھکانا ہے۔

شہوات

شہوة کی جمع

کسی مرغوب چیز کی طرف نفس کا کھچ جانا

مَتَاعُ

اس سامان کو کہا جاتا ہے جس سے فائدہ حاصل کیا جائے

دنیا سے بے رغبت ہونا

جنت پانے کے لیے خواہشات کو ترک کرنا

اس لحاظ سے لوگوں کی دو قسمیں بن گئیں

الصَّابِرِينَ وَالصَّادِقِينَ وَالْقَانِتِينَ وَالْمُنْفِقِينَ
وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ (17)
جو صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے اور اطاعت کرنے والے
اور (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنے والے اور سحری کے اوقات میں
استغفار کرنے والے ہیں۔

صبر کی تین اقسام

- 1- احکامات اور اطاعت پر صبر کرنا یہاں تک کہ ان کو بجالایا جائے۔
- 2- منہیات اور سرکشی پر صبر کرنا یہاں تک کہ ان میں نہ پڑا جائے۔
- 3- تقدیر اور فیصلوں پر صبر کرنا یہاں تک کہ ان پر ناراض نہ ہو جائے۔

القانتین

جو اللہ نے انہیں حکم دیا
ہے اس کی اطاعت کرنے
والے ہیں

الصادقین

جن کی نیتیں سچی ہیں

والمستغفرین

• یہ لوگ نماز پڑھنے کے ساتھ رات کو زندہ
کرتے تھے، پھر سحری میں بخشش طلب کرنے
کے لیے بیٹھ جاتے تھے، پس وہ رات کے قیام
کو استغفار پر ختم کرتے تھے

المنفقین

• اللہ کی اطاعت میں جہاں جہاں حکم ہے
وہاں اپنے مال خرچ کرتے ہیں، صلہ رحمی
اور قرابت داری میں، ضرورتوں کے پورا
کرنے میں اور ضرورت مندوں کی غم
گساری میں خرچ کرتے ہیں

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ
لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ (31)

کہہ دیجیے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت
کرے گا اور وہ تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا، نہایت رحم
کرنے والا ہے۔

اللہ سے محبت کی اصل پہچان

جو سنت پر عمل نہیں کرتا اس کا نبی ﷺ سے کوئی تعلق نہیں

اللہ اور اس کے رسول کی محبت عمل کا مطالبہ کرتی ہے

اللہ کی محبت تقاضہ کرتی ہے اطاعت اور عمل کا اور رسول ﷺ کی پیروی کا۔

نبی ﷺ کے ہاں بحرین سے مہمان ٹھہرے، تو نبی ﷺ نے اپنے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا، لوگ آپ کے وضو کے
پانی کی طرف لپکے، اُس میں سے انہوں نے جو پایا، پی لیا، اور جو اُس میں سے زمین پر گرا انہوں نے اُسے اپنے
چہروں، اپنے سروں اور اپنے سینوں پر مل لیا۔ تو نبی ﷺ نے اُن سے کہا: کس چیز نے تم کو اس پر اکسایا؟ انہوں نے کہا
آپ کی محبت نے اے اللہ کے رسول! شاید کہ اللہ ہم سے محبت کرے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم پسند
کرتے ہو کہ اللہ اور اس کا رسول تم سے محبت کرے تو تین خوبیوں پر ہمیشگی کرو (1) سچی بات (2) امانت کی ادائیگی (3)
اور اچھا پڑوس، کیونکہ پڑوسی کو تکلیف دینا نیکیوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح سورج برف کو مٹا دیتا ہے۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِي مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُونَ (79)

کسی انسان کے لیے (جائز) نہیں کہ اللہ اس کو کتاب و حکمت اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے کہنے لگے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ بلکہ (وہ کہے گا کہ) تم ربانی بن جاؤ کیونکہ تم کتاب کی تعلیم دیتے رہے ہو اور تم (خود بھی اسے) پڑھتے رہے ہو۔

ربانی

با عمل مبلغ

با عمل عالم حقیقی عالم

تم عالم نہیں بن سکتے حتیٰ کہ تم (متعلم) علم سیکھنے والے بنو

• ابودرداء رضی اللہ کہتے ہیں

تمہارے گناہ کے لیے یہی کافی ہے کہ تم ہمیشہ (علم کے معاملے میں) جھگڑا کرنے والے بن جاؤ

تم علم سے عالم نہیں بن سکتے حتیٰ کہ تم اس پر عمل کرو

عالم کی ذمہ داری لوگوں کی اصلاح کا کام کرنا

تمہارے گناہ کے لیے یہی کافی ہے کہ تم مسلسل اللہ کی ذات کے علاوہ کسی اور چیز میں گفتگو کرتے رہو

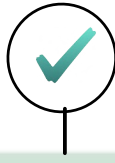
إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِمْ مِلْءُ الْأَرْضِ
ذَهَبًا وَلَوْ افْتَدَى بِهِ أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ (91)
بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور وہ اس حال میں مرے کہ وہ کافر تھے تو ان میں سے کسی ایک
سے بھی زمین بھر سونا ہر گز قبول نہ کیا جائے گا اگرچہ وہ اسے فدیہ میں دینا چاہے۔ یہی لوگ ہیں
جن کے لیے دردناک عذاب ہے اور ان کے لیے کوئی بھی مددگار نہ ہوگا۔

کفر کی حالت میں فوت ہونے والے

کافر کا ڈھیروں مال بھی اس کے کسی کام نہ آئے گا

نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آگ کا سب سے ہلکا عذاب پانے والے سے پوچھے گا اگر تجھے
روئے زمین کی تمام چیزیں میسر ہوں تو کیا تو وہ فدیہ میں دے دے گا؟ تو وہ کہے گا: ہاں۔
• اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تجھ سے اس سے بھی زیادہ آسان چیز کا مطالبہ کیا تھا جبکہ تو آدم کی پیٹھ میں تھا کہ
میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، لیکن تو نے) توحید کا (انکار کیا اور میرے ساتھ شرک کیا۔

غور و فکر اور عمل کے نکات



- ◆ جہالت، کفر اور نافرمانی / گناہ کے اندھیروں کا علاج تین نور کے اندر ہے علم کا نور ایمان کا نور اور فرمانبرداری کا نور۔
- ◆ جس کو یہ نہیں پتہ کہ قرآن کریم کی عظیم ترین آیت، آیت الکرسی ہے تو اس کے پاس وہ کون سا علم ہے جو اس کے لیے مبارک ہوگا؟ اس آیت میں توحید کے 12 دلائل ہیں اللہ تعالیٰ کے پانچ اسماء الحسنیٰ ہیں۔
- ◆ اللہ تعالیٰ نے انفاق فی سبیل اللہ کے بارے میں کھول کر بیان فرمایا نیت و اخلاص سے لے کر قبولیت کی تمام شرائط اور فوائد۔ ایک نیکی کا اجر دس گنا اور انفاق فی سبیل / اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا اجر 700 گنا ہے۔
- ◆ صدقہ کرنے سے پہلے یہ ضرور سوچیں کہ "صدقہ کسی انسان کے ہاتھ میں پہنچنے سے پہلے اللہ کے ہاتھ میں جاتا ہے"
- ◆ دلوں کی اصلاح کیا کریں دلوں کے کچھ اعمال پر بھی پکڑ ہے۔"
- ◆ کیا ہم سب قیامت کے دن اپنی سفارش چاہتے ہیں تو قرآن پڑھنا ہوگا۔"
- ◆ اللہ کی سزا کو واجب کرنے والی چیز کفر اور تکبر ہے اس سے بچیں۔
- ◆ شہوات کی محبت میں پھنس کر اللہ کی فرمانبرداری کو نہ چھوڑیں "انسان کے پاس دنیا ہو لیکن دنیا دل میں نہ ہو"
- ◆ جب اللہ تعالیٰ نعمت عطا کرے تو اس کی تسبیح کے ساتھ اس کو یاد کریں۔
- ◆ *اللہ کی نعمتوں میں افضل ترین نعمت اللہ کی رضا ہے *ورضوان اللہ اکبر
- ◆ اللہ کی محبت چاہتے ہیں تو سنت رسول ﷺ کی پیروی کریں۔ "جو کسی سے محبت کرے تو وہ اس طرح
- ◆ "محبت کرے جیسے محبوب چاہے
- ◆ دین پر استقامت کے لیے راسخ العلم لوگوں کی طرح دعا کیا کریں۔
- ◆ *ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک رحمة انک انت الوہاب*

غور و فکر اور عمل کے نکات



1. جو بھی کام کریں اللہ کے چہرے کی خاطر اور اس کی خوشی کے لیے کریں۔ وہ ضرور راضی ہو جائے گا۔ اس کی رضا کی تڑپ رکھیں
 2. صدقات کا ایک فائدہ یہ ہے کہ انسان کے اندر سے تکبر نکل جاتا ہے
 3. اللہ تعالیٰ دعائیں سنتے ہیں قبول کرتے ہیں
 4. مالی معاملات میں لکھت پڑھت ضروری ہے ورنہ رشتے کٹ جاتے ہیں، جھگڑے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی بھی آتی ہے
 5. افضل صدقہ یہ ہے کہ دین کے کام پر خرچ کریں، جب آپ لوگوں کی تعلیم پر خرچ کرتے ہیں اس کے فوائد بتاتے ہیں تو اس سے کئی لوگ صدقہ دینے کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اس سے بہت سے لوگوں کا بھلا ہو جائے گا
 6. سب چیزوں سے بہتر کیا ہے؟
- قرآن مجید (سورۃ یونس 57, 58) میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ

لوگو، تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آگئی ہے۔ یہ وہ چیز ہے جو دلوں کے امراض کی شفا ہے اور جو اسے قبول کر لیں ان کے لیے رہنمائی اور رحمت ہے

قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ﴿٥٨﴾

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہو کہ یہ اللہ کا فضل اور اسکی مہربانی ہے کہ یہ چیز اس نے بھیجی، اس پر تو لوگوں کو خوشی منانی چاہیے، یہ ان سب چیزوں سے بہتر ہے جنہیں لوگ سمیٹ رہے ہیں

یعنی اس قرآن پر خوشی سے وقت لگانا چاہیے، یہ سوچتے ہوئے کہ ہم بہترین چیز سمیٹ رہے ہیں اور نفع کا سودا کر رہے ہیں



7. یہ کتاب کس لیے آئی ہے؟

كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُوا

الْأَلْبَابِ ﴿٢٩﴾ سورة ص

یہ بابرکت کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف اس لیے نازل فرمایا ہے کہ لوگ اس کی آیتوں پر غور و فکر کریں اور عقل مند اس سے نصیحت حاصل کریں۔
اس قرآن پر غور و فکر کرنا ہے اور عملی نکتے نکالنے ہیں تاکہ ہمارا عمل اخلاق، رویہ، معاملہ تبدیل ہو۔

ابن رجب کہتے ہیں کہ نفلی اعمال میں سے عظیم عمل جس کے ذریعے انسان اللہ کا تقرب حاصل کر سکتا ہے وہ قرآن کی کثرت سے تلاوت کرنا ہے اور اس کو غور و فکر تدبر اور خوب سمجھ کر سننا ہے



ہدایت کے بعد دل ٹیڑھا ہونے سے بچنے کی دعا

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنْتَ

الْوَهَّابُ